واعظ الجمعہ
شانِ خاتونِ جنت
مدیر
ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی
معاونین
مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی
مفتی محمد احتشام قادری
www.facebook.com/darahlesunnat

سلسلہ: واعظ الجمعہ

عنوان: شانِ خاتونِ جنّت رضی اللہ تعالیٰ عنہا

مدیر: ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

مُعاونین: مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی، مفتی محمد احتشام قادری

عددِ صفحات: ۲۲

سائز: 13×21

ناشر: ادارۂ اہلِ سنّت کراچی

idarakhutbatejuma@gmail.com :

00971559421541:

00923458090612 :

آن لائن

۱۴۴۵ھ/۲۰۲۴ء

شانِ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسم الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُر نور، شافعِ یومِ نشور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

ولادتِ باسعادت

خاندانِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہر مہکتی کلی اپنی سیرت وکردار سے سارے جہاں کو مہکا رہی ہے، انہی میں مصطفی جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی لختِ جگر، خاتونِ جنّت، سیّدہ بی بی فاطمۃ الزہراء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہیں۔ آپ کی ولادتِ با سعادت اُم المؤمنین حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے گھر پر ہوئی، لہذا وہ گھر "مَولدِ فاطمہ" کے نام سے مشہور ہے[1]۔

سنِ ولادت

عزیزانِ محترم! حضرت سیّدہ بی بی فاطمۃ الزہراء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی ولادتِ باسعادت کس سَن میں ہوئی؟ اس بارے میں مؤرِّخین کا باہم اختلاف ہے، البتہ قولِ مشہور

---

(١) "السيرة الحلَبية" باب ذكر مولده صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّم، ١/ ٩١، ٩٢.

کے مطابق آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ولادت اعلانِ نبوّت سے پانچ ۵ سال قبل، اُس وقت ہوئی جب اہلِ قریش بیت اللہ شریف کی تعمیر میں مصروف تھے[1]۔ شیخ عبدالحق محدِّث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب "مدارِج النبوّت" میں اسی روایت کو صحیح قرار دیا ہے[2]۔

لفظ "فاطمہ" کا لُغوی معنی ومفہوم

حضراتِ گرامی قدر! لفظ "فاطمہ" کا لُغوی معنی: چھڑانے والی ہے[3]۔ امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس نام کا معنی ومفہوم بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "نام حضرت زہرا کا ہے فاطمہ، چھڑانے والی، آتشِ جہنّم سے نَجات دینے والی"[4]۔

فاطمہ نام رکھنے کی وجہ

حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی کا نام فاطمہ رکھا؛ کہ حق تعالی نے انہیں اور ان کے اہلِ محبت کو آتشِ دوزخ سے محفوظ رکھا ہے، حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: «إنّما سمّيتُ ابنتي فاطمةَ؛ لأنّ اللهَ فطمَها ومحبِّيها عن النّار»[5] "یقیناً میں نے اپنی بیٹی کا نام فاطمہ اس لیے رکھا ہے، کہ اللہ تعالی نے اسے اور اس کے محبّین کو دوزخ سے دُور رکھا ہے"۔

---

(١) "الطبقات الكبرى" لابن سعد، ٤٠٩٧- فاطمة بنت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم، ٨/ ١٦.

(٢) "مدارج النبوّت" قسم ۵، باب اوّل در ذکر اولاد، وصل دختران آنحضرت علیہ السلام، جزء ۲، ص۴۵۹۔

(٣) "المعجم الوسيط" باب الفاء، فطم، ٢/ ٦٩٥.

(۴) "فتاوی رضویہ" کتاب المناقب والفضائل، رسالہ "مُنية اللّبيب أنّ التشريعَ بيدِ الحبيب" ۱۹/۲۸۵۔

(٥) "الصواعق المحرقة" الباب ١١، الفصل ١، صـ١٥٣. و"كنز العمّال" حرف الفاء، كتاب الفضائل من قسم الأقوال، الباب ٥، الفصل ٢ في فضائل أهل البيت، ر:٣٤٢٢٢، ١٢/ ٥٠.

حکیم الاُمت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ "مرقات" کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں کہ "اللہ تعالی نے جناب فاطمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا، اُن کی اَولاد اور اُن کے محبّین کو دوزخ کی آگ سے دُور کیا ہے، لہذا آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا کا نام فاطمہ ہوا (اور) آپ کا لقب ہے "بتول" اور "زہرا"۔ بتول کے معنی ہیں: منقطع ہونا، کٹ جانا ﴿وَ تَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا﴾[1] ("سب سے ٹوٹ کر اُسی (اللہ تعالی) کے ہو رہو") چونکہ آپ دنیا میں رہتے ہوئے بھی دنیا سے الگ تھیں، لہذا بتول لقب ہوا۔ زہرا بمعنی کلی، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا جنّت کی کلی ہیں، حتی کہ آپ کو کبھی حیض (Menses) نہیں آیا، آپ کے جسم پاک سے جنّت کی خوشبو آیا کرتی جسے حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سونگھا کرتے تھے، لہذا آپ کا لقب زہرا ہوا۔ ہم نے عرض کیا: ع

بتول و فاطمہ زَہرا لقب اس واسطے پایا

کہ دنیا میں رہیں اور دیں پتہ جنّت کی نگہت کا"[2]

جگر گوشۂ رسول

حضراتِ ذی وقار! حضرت سیّدہ بی بی فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالٰی عنہا جگر گوشۂ رسول ہیں، حضور نبیٔ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم آپ سے بڑی محبت فرماتے، حضرت سیّدنا مِسْوَر بن مَخرمہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، حضور نبیٔ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: «فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي، فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي»[3] "فاطمہ میرے (جگر کا) ٹکڑا ہے، جس نے انہیں ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا"۔

---

(۱) پ۲۹، المزّمّل: ۸.

(۲) "مرآۃ المناجیح" نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے گھر والوں کے فضائل، پہلی فصل، ۸/۴۱۳۔

(۳) "صحيح البخاري" كتاب أصحاب النبيّ صلی اللہ علیہ وسلم، ر: ۳۷۱٤، صـ۹٤٦.

حضرت سیّدنا مِسوَر بن مَخرمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ہی ایک اَور روایت میں ہے، سرورِ دوجہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «يُرِيبُنِي مَا أَرَابَهَا، وَيُؤْذِينِي مَا آذَاهَا»[1] "جو چیز فاطمہ کو پریشان کرے وہ مجھے پریشان کرتی ہے، اور جو اُسے تکلیف دے وہ مجھے ستاتا ہے"۔

اہلِ بیت کو تکلیف پہنچانے کا وبال

حضرت سیِّدہ فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سمیت دیگر تمام اہلِ بیت سے محبت، رسول اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم سے محبت ہے، اور ان مقدّس ہستیوں سے جنگ، سرورِ کونین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم سے جنگ کے مترادِف ہے، حضرت سیّدنا زید بن اَرقم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرت سیّدنا علی، سیّدہ فاطمہ اور امام حسن وحسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے فرمایا: «أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ، وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ»[2] "جو تم سے جنگ کرے میں اُس سے جنگ کرتا ہوں، اور جو تم سے صلح کرے میں اُس سے صلح کرتا ہوں"۔

سیّدہ فاطمہ کی ناراضگی اللہ کی ناراضی کا سبب ہے

عزیزانِ مَن! حضرت سیّدہ بی بی فاطمۃ الزہراء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی رضا میں اللہ تعالی کی رضا ہے، اور اُن کی ناراضی اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کی ناراضی کا باعث ہے: حضرت سیّدنا علی مرتضیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، مصطفی جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «يا فاطمة! إنّ الله يغضب لِغَضَبِكِ، ويرضى لرضاكِ»[3] "اے فاطمہ تیرے غضب سے غضبِ الٰہی ہوتا ہے، اور تیری رضا سے اللہ تعالی راضی ہوتا ہے"۔

---

(١) المرجع نفسه، كتاب النكاح، ر: ٥٢٣٠، صـ١٣٠٨.

(٢) "سنن الترمذي" أبواب المناقب، باب ما جاء في فضل فاطمة رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا، ر: ٣٨٧٠، صـ٨٧٣.

(٣) انظر: "معجم أبي يعلى الموصلي" باب العين، ر: ٢٢٠، ١/ ١٩٠. و"الصواعق المحرقة" الباب ١١ في فضائل أهل البيت ...إلخ، الفصل ١، صـ١٧٥، ملتقطاً.

صدر الاَفاضل علّامہ سیِّد نعیم الدین مُرادآبادی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں کہ "اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو کوئی ان کی کسی اَولاد کو اِیذاء پہنچائے، اس نے اپنی جان کو اس خطرۂ عظیمہ میں ڈال دیا؛ کیونکہ اس حرکت سے اُن کو غضب ہوگا، اور اُن (سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا) کا غضب غضبِ الٰہی کا مُوجِب (باعث) ہے، اسی طرح اہلِ بیت -علیہم الرضوان- کی محبت حضرت خاتونِ جنّت کی رضا کا سبب ہے، اور اُن کی رضا رضائے الٰہی عزّوجلّ"[1]۔

انسانی شکل میں حُور

جانِ برادر! حضرت سیّدہ بی بی فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالٰی عنہا انسانی شکل میں حُور ہیں، اور ظاہری وباطنی طہارت کا پیکر ہیں، حضرت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: «إنّ ابنتي فاطمة حوراء آدميّة، لم تَحِض ولم تطمث»[2] "بے شک میری صاحبزادی بتول زہرا، انسانی شکل میں حُوروں کی طرح حیض ونفاس سے پاک ہے" ؏

سیّدہ زاہرہ طیّبہ طاہرہ جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام[3]

افضل ترین جنّتی خاتون

میرے محترم بھائیو! دُخترِ رسول حضرت سیّدہ بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا افضل ترین جنّتی خواتین میں سے ہیں، حضرت سیّدنا ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے،

---

(۱) "سوانحِ کربلا" اہلِ بیت نبوّت، صـ۸۷۔

(۲) انظر: "كنز العمّال" حرف الفاء، كتاب الفضائل من قسم الأقوال، الباب ٥، الفصل ٢ في فضائل أهل البيت، ر: ٣٤٢٢١، ١٢/ ٥٠.

(۳) "حدائقِ بخشش" حصّہ دُوم، مصطفی جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام، صـ۳۰۹۔

حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «أَفْضَلُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ: خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَمَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَآسِيَةُ بِنْتُ مُزَاحِمٍ امْرَأَةُ فِرْعَوْن»[1] "جنّتی خواتین میں سب سے افضل: خدیجہ بنت خُوَیلد، فاطمہ بنت محمد، مریم بنت عمران، اور فرعون کی زَوجہ آسیہ بنت مُزاحم ہیں"۔

جنّتی عورتوں کی سردار

حضرت سیّدہ بی بی فاطمہ زہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا جنّتی عورتوں کی سردار ہیں، حضرت سیّدنا حُذیفہ بن یَمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: «فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الجَنَّةِ»[2] "فاطمہ جنّتی عورتوں کی سردار ہیں"۔

اہلِ بیت میں سب سے زیادہ محبوب

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! حضرت زہرا بتول رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اہلِ بیت میں سب سے زیادہ محبوب ہیں، حضرت سیّدنا اُسامہ بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضرت سیّدنا علی المرتضی اور سیّدنا عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ایک بار بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم آپ سے یہ بات پوچھنے کے لیے

---

(١) "مُسند الإمام أحمد" مسند عبد الله بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا، ر: ٢٩٠٣، ١/ ٦٧٨. و"السنن الكُبرى" للنَّسائي، كتاب المناقب، مناقب مريم بنت عمران رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا، ر: ٨٢٩٧، ٧/ ٣٨٨. و"مستدرَك الحاكم" كتاب التفسير، تفسير سورة التحريم، ر: ٣٨٣٦، ٤/ ١٤٣٧. [قال الحاكم:] "هذا حديثٌ صحيحُ الإسناد، ولم يخرجاه بهذا اللفظ". [وقال الذَهبي:] "صحيحٌ".

(٢) "صحيح البخاري" كتاب فضائل أصحاب النّبي صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تحت باب مناقب قرابة رسول الله صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ...إلخ، صـ٩٤٥. و"السنن الكُبرى" للنَّسائي، كتاب المناقب، حذيفة بن اليمان رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ، ر: ٨٢٤٠، ٧/ ٣٦٨.

حاضر ہوئے، کہ اہلِ بیت میں آپ کو زیادہ محبوب کون ہے؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: «فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ»[1] "فاطمہ بنت محمد ﷺ"۔

حضرت سیّدنا بُریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رحمتِ عالمیان ﷺ نے فرمایا: «كَانَ أَحَبَّ النِّسَاءِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَاطِمَةُ، وَمِنَ الرِجالِ عَلِيٌّ»[2] "رسول اللہ ﷺ کو خواتین میں سَب سے زیادہ محبت (اپنی لاڈلی شہزادی) سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے تھی، اور مَردوں میں سب سے زیادہ محبوب حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے"۔

رسولِ اللہ ﷺ حضرت سیّدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کس قدر زیادہ محبت فرماتے تھے، اس کا اندازہ اس بات سے خوب لگایا جاسکتا ہے، کہ رحمتِ عالمیان ﷺ سفر پر جانے سے قبل سب سے آخری، اور سفر سے واپسی پر سب سے پہلی ملاقات، اپنی لاڈلی شہزادی سیّدہ فاطمہ بتول زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کرتے، حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: «إِذَا سَافَرَ كَانَ آخِرُ النَّاسِ عَهْدًا بِهِ

---

(١) "مُسند أبي داود الطيالسي" مسند أسامة بن زيد، ر: ٦٦٨، ٢/ ٢٤.
و"سنن الترمذي" أبواب المناقب، باب مناقب أسامة بن زيد رضي الله تعالى عنه، ر: ٤١٥٤، صـ١٢٤٩. [قال أبو عيسى:] "هذا حديثٌ حسن. وكان شُعبةُ يضعِّف عمرَ بن أبي سلَمة". و"مستدرَك الحاكم" كتاب التفسير، تفسير سورة الأحزاب، ر: ٣٥٦٢، ٤/ ١٣٣٧. [قال الحاكم:] "هذا حديثٌ صحيحُ الإسناد ولم يخرجاه". [وقال الذَهبي:] "عمرُ بن أبي سلَمة ضعيفٌ".

(٢) "سنن الترمذي" أبواب المناقب، باب ما جاء في فضل فاطمة رضي الله تعالى عنها، ر: ٣٨٦٨، صـ٨٧٣. [قال أبو عيسى:] "هذا حديثٌ حسن غريب".

فَاطِمَةَ، وَإِذَا قَدِمَ مِنْ سَفرٍ كَانَ أَوَّلُ النَّاسِ بِهِ عَهْدًا فَاطِمَةَ رضي الله تعالى عنها»[1]

"رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر کا اِرادہ فرماتے، تو سب سے آخر میں حضرتِ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ملاقات فرماتے، اور جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو سب سے پہلے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو شرفِ ملاقات بخشتے"۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زیادہ مُشابہ

برادرانِ اسلام! حضرت سیّدہ بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سیرت وصورت اور حُسن وجمال میں حضور نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بہت مُشابہت رکھتی ہیں، امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: «مَا رَأَيْتُ أَحداً أَشْبَهَ سَمْتاً وَدَلًّا وَهَدْياً بِرَسُولِ الله فِي قِيَامِهَا وَقُعُودِهَا، مِنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ الله صلى الله تعالى عليه وسلم»[2]

"میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ جو بیٹھنے اٹھنے، چلنے پھرنے، حُسن وخُلق اور گفتگو میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ، سیّدہ فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ مُشابہ ہو"۔

حکیم الاُمت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ "حضرت (سیّدہ) فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سر سے پاؤں تک ہمشکلِ مصطفی تھیں، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی چال ڈھال، ہر وضع قطع حضور کے مشابہ تھی، اللہ عزوجل نے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جیتی جاگتی تصویر بنایا تھا۔ ہم نے عرض کیا: ع

---

(١) "مستدرَك الحاكم" كتاب معرفة الصحابة، ذكر مناقب فاطمة بنت رسول الله، ر: ٤٧٣٩، ٣/ ١٦٩.

(٢) "سنن الترمذي" أبواب المناقب، باب ما جاء في فضل فاطمة رضي الله عنها، ر: ٤٢١٠، صـ١٢٥٩.

رسول اللہ کی جیتی جاگتی تصویر کو دیکھا

کیا نظارہ جن آنکھوں نے تفسیرِ نبوّت کا[1]

سیّدہ فاطمہ کا نکاح اور برکت کی دعا

سیّدِ عالَم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے حضرت سیّدنا علی -کرّم اللہ تعالی وجہہ- سے فرمایا:

«إنّ الله عزّوجلّ أمرَني أن أزوِّجَكَ فاطمةَ على أربعمئةِ مثقالِ فضّةٍ، أرضيتَ بذلك؟» "مجھے اللہ عزّوجلّ نے حکم دیا ہے، کہ میں اپنی بیٹی فاطمہ کا نکاح تم سے، چار سو ۴۰۰ مثقال چاندی مَہر پر کردُوں، کیا تم راضی ہو؟ حضرت مَولی علی رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ میں بخوشی قبول کرتا ہوں! پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی: «بارَكَ عليكما، وأخرَجَ منكما كثيراً طيّباً»[2] "اللہ تعالی تم دونوں کو برکت دے! اور نیک وپاک اولادِ کثیر عطا فرمائے!"۔

۲ ہجری رمضان میں حضرت سیّدہ بتول زہرا رضی اللہ تعالی عنہا کا نکاح جناب سیّدنا علی رضی اللہ تعالی عنہ سے ہوا، اور ذی الحجہ میں رخصتی ہوئی، آپ رضی اللہ تعالی عنہا کی اَولاد مبارک کے اسمائے گرامی حسبِ ذیل ہیں: (۱) حسن (۲) حسین (۳) محسن (۴) زینب (۵) اُمّ کلثوم (٦) رُقیّہ[3]۔ ع

---

(۱) "مرآۃ المناجیح" نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے گھر والوں کے فضائل، پہلی فصل، ۸/ ۴۱۳۔

(٢) "المواهب اللدُنية" المَغازي، بين بدر وأحد، زواج علي من فاطمة، ٢/ ٣٨٥، ملتقطاً.

(٣) "مرقاة المفاتيح" كتاب المناقب والفضائل، باب المناقب أهل بيت النبي صلى الله تعالى عليه وسلم، الفصل ١، تحت ر: ٦١٣٩، ١٠/ ٥١٣.

کیا بات رضا اُس چمنستانِ کرم کی
زَہرا ہے کَلی جس میں حسین اور حسن پھول[1]

شہزادیٔ کونین کا بچھونا

شہزادیٔ کونین ہونے کے باوُجود سیّدہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے گھر دنیاوی مال واَسباب اور اشیائے ضرورت نہ ہونے کے برابر تھیں، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے گھر میں صرف ایک بچھونا تھا، جو رات کو اوڑھنے کے کام آتا، اور دن میں بیٹھنے کے لیے استعمال میں لایا جاتا، مولائے کائنات سیّدنا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: «لَقَدْ تَزَوَّجْتُ فَاطِمَةَ وَمَا لِي وَلَهَا فِرَاشٌ غَيْرُ جِلْدِ كَبْشٍ، نَنَامُ عَلَيْهِ بِاللَّيْلِ، وَنَعْلِفُ عَلَيْهِ النَّاضِحَ بِالنَّهَارِ. وَمَا لِي وَلَهَا خَادِمٌ غَيْرُهَا»[2] "حضرت فاطمہ سے میری شادی ہوئی، تو میرے اور اُن کے لیے دُنبے کی کھال کا صرف ایک بچھونا تھا، رات میں اُسے اوڑھ کر سوتے، اور دن میں اُسے (بیٹھنے کے لیے) بچھا لیتے تھے، اور ہمارے پاس خادم بھی کوئی نہیں تھا"۔

میاں بیوی میں باہم ناراضی

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ اور حضرت سیّدہ فاطمہ زہراء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا باہم ایک دوسرے سے بڑی محبت کرتے تھے، اور اپنی اِزدِواجی زندگی میں بہت خوش تھے، لیکن بتقاضائے بَشریت بعض اَوقات میاں بیوی میں باہم ناراضی کے واقعات بھی پیش آئے، لیکن دونوں اس چیز کو کبھی اَنا کا مسئلہ نہ بناتے، اور جلد ہی صلح فرما لیتے تھے۔

(۱) "حدائقِ بخشش" حصہ اوّل، سر تا بقدم ہے تنِ سلطانِ زمَن پھول، ص۷۹۔
(۲) "الطبقات الكبرى" لابن سعد، ٤٠٩٧- فاطمة بنت رسول الله صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ١٨/٨.

حضرت سیّدنا حبیب بن ابو ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، کہ ایک بار حضرت علی اور سیّدہ فاطمہ کے مابین کسی بات پر باہم ناراضی ہوگئی، تو نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کے ہاں تشریف لے گئے، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے بستر بچھایا گیا، جس پر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہلو کے بل لیٹ گئے، (اس دَوران) حضرت سیّدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا حاضرِ خدمت ہوئیں تو ایک جانب بیٹھ گئیں، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دونوں کا ہاتھ پکڑ کر باہم صلح کروادی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب باہر تشریف لائے تو عرض کی گئی: یا رسول اللہ! جب آپ اندر تشریف لے گئے تھے تو رُوئے انور (چہرۂ مبارک) پر حُزن وملال (پریشانی وغم) کے آثار تھے، اب باہر تشریف لائے ہیں تو ہم حضور کے رُوئے انور پر مسرّت وشادمانی دیکھ رہے ہیں! تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «وَمَا يَمْنَعُنِي وَقَدْ أَصْلَحْتُ بَيْنَ أَحَبِّ اثْنَيْنِ إِلَيَّ؟»(1) "مجھے خوش ہونے سے اب کوئی چیز مانع (رکاوٹ) نہیں ہے؛ کیونکہ میں نے اُن دو ۲ (ہستیوں) میں صلح کروائی ہے، جو مجھے بہت زیادہ پیارے ہیں"۔

اولادِ سیّدہ فاطمہ پر جہنم کی آگ حرام ہے

عزیزانِ مَن! حضرت سیّدہ بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عفّت، عِصمت اور پاکدامنی کے سبب آپ کی اَولاد پر جہنّم کی آگ حرام کردی گئی ہے، حضرت سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: «إِنَّ فَاطِمَةَ أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا، فَحَرَّمَ اللهُ ذُرِّيَتَهَا عَلَى النَّارِ»(2) "یقیناً فاطمہ پاکدامن ہیں، تو اللہ تعالی نے ان کے سبب ان کی اَولاد پر جہنم کی آگ حرام کردی ہے"۔

---

(1) "الطبقات الكبرى" لابن سعد، ٤٠٩٧- فاطمة بنت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم، ٨/ ٢١.
(2) "مستدرَك الحاكم" كتاب معرفة الصحابة، ر: ٤٧٢٦، ٥/ ١٧٧٥.

ایک اَور مقام پر حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے،
رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرت سیّدہ فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے فرمایا: «إِنَّ اللهَ جَلَّ وَعَلَا غَيْرَ مُعَذِّبِكِ، وَلَا وَلَدِكِ»[1] "بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نہ تمہیں عذاب فرمائے گا، نہ تمہاری اَولاد کو"۔

باپ بیٹی میں محبت

حضور نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم حضرت سیّدہ بی بی فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے بڑی محبت فرماتے، اور جب آپ بارگاہِ رسالت میں زیارت کے لیے حاضر ہوتیں، تو رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کھڑے ہوکر اپنی بیٹی حضرت بتول زہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا استقبال فرماتے، اور شفقت سے اُن کا ہاتھ چُوما کرتے، حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: «إِذَا دَخلَتْ عَلَيْهِ قَامَ إِلَيْهَا، فَأَخذَ بِيدِهَا وَقبَّلَهَا، وَأَجْلَسَهَا فِي مجْلِسِهِ، وَكَانَ إِذَا دَخلَ عَلَيْهَا قَامَتْ إِلَيْهِ، فَأَخذَتْ بِيدِهِ فَقبَّلَتْهُ، وَأَجْلَسَتْهُ فِي مجْلِسِهَا»[2] "حضرت فاطمہ جب اللہ کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوتیں، تو حضور اُن کے لیے کھڑے ہو جاتے، پھر اُن کا

---

(١) "المعجم الكبير" للطَبراني، باب العين، ر: ١١٦٨٥، ١١/ ٢١٠.
(٢) "الأدب المفرَد" للبخاري" باب الرجل يقبل ابنته، ر: ٩٩٧، صـ٢١٩. و"سنن أبي داود" كتاب الأدب، باب ما جاء في القيام، ر: ٥١٧٥، ٥/ ٥٦٧، ٥٦٨. و"سنن الترمذي" أبواب المناقب، باب ما جاء في فضل فاطمة رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا، ر: ٤٢١٠، صـ١٢٥٩، ١٢٦٠. [قال أبو عيسى:] "هذا حديثٌ حسنٌ صحيح، غريبٌ من هذا الوجه. وقد رُوي هذا الحديثُ من غير وجه عن عائشة". و"صحيح ابن حِبّان" كتاب التاريخ، ذكر إخبار المصطفى صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فاطمة أنّها أوّلُ لاحقٍ به من أهله بعد وفاته، ر: ٦٩١٤، صـ١٢٠٤، ١٢٠٥.

ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیتے، اسے بوسہ دیتے اور انہیں اپنی مَسندِ خاص پر بٹھاتے۔ اسی طرح جب حضور اکرم ﷺ حضرت فاطمہ کے ہاں تشریف لے جاتے، تو وہ بھی آپ ﷺ کو دیکھ کر کھڑی ہو جاتیں، آپ کا ہاتھ مبارک اپنے ہاتھ میں لیتیں، اسے چُومتیں اور حضور ﷺ کو اپنی خاص جگہ پر بٹھاتیں"۔

سیّدُنا عمر فاروق کی والہانہ عقیدت

خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی حضرت سیّدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے والہانہ عقیدت رکھتے تھے، ایک بار امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروق، سیّدہ فاطمۃُ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں گئے تو فرمایا: «يَا فَاطِمَةُ! وَاللهِ مَا رَأَيْتُ أَحَداً أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْكِ! وَاللهِ مَا كَانَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ بَعْدَ أَبِيكِ ﷺ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْكِ!»[1] "اے فاطمہ! اَللہ کی قسم آپ سے بڑھ کر میں نے کسی کو رسول اللہ ﷺ کا محبوب نہیں دیکھا! اور بخدا! آپ کے والدِ گرامی (یعنی نبئ کریم ﷺ) کے بعد لوگوں میں سے، کوئی بھی مجھے آپ سے بڑھ کر عزیز وپیارا نہیں!"۔

حضرت سیّدہ فاطمہ کی اَولاد، اَولادِ رسول ہے

عام طَور پر نسَب کا سلسلہ باپ سے چلتا ہے، لیکن حضرت سیّدہ بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ شرف بھی حاصل ہے، کہ ان کی اَولاد کو رسولِ اکرم ﷺ نے اپنی اَولاد قرار دیا، اور خود کو اُن کا ولی ووارث قرار دیا، حضرت سیّدہ بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت ﷺ نے فرمایا: «كُلُّ بَنِي أُمٍّ يَنْتَمُونَ إِلَى

---

(١) "مستدرَك الحاكم" كتاب معرفة الصحابة، ذكر مناقب فاطمة بنت رسول الله، ر: ٤٧٣٦، ٥/ ١٧٧٩.

عَصَبَةٍ إِلَّا وَلَدَ فَاطِمَةَ، فَأَنَا وَلِيُّهُمْ وَأَنَا عَصَبَتُهُمْ»[1] "سب کی اَولادیں اپنے باپ کی طرف نسبت کی جاتی ہیں سوائے اَولادِ فاطمہ کے، کہ میں اُن کا ولی اور وارِث (یعنی جدِّامجد) ہوں"۔

امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ "اللہ تعالی نے یہ فضیلت خاص امام حسن وامام حسین اور ان کے حقیقی بھائی بہنوں کو عطا فرمائی -رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین- کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بیٹے ٹھہرے، پھر ان کی جو خاص اَولاد ہے ان میں بھی وہی قاعدہ عام جاری ہوا، کہ اپنے باپ کی طرف منسوب ہوں، اس لیے سبطین کریمین (رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نواسوں) کی اَولاد "سیّد" ہیں، نہ کہ بناتِ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اَولاد؛ کہ وہ اپنے والدوں ہی کی طرف نسبت کی جائیں گی"[2]۔ ؏

خونِ خیرُ الرُسُل سے ہے جن کا خمیر
اُن کی بے لَوث طینت پہ لاکھوں سلام![3]

عشقِ رسول

حضرت سیّدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا عشقِ رسول کا پیکر تھیں، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بے حد پیار و محبت کرتی تھیں، اور رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے دل وجان سے زیادہ محبوب رکھتیں، حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ "ایک روز حضرت فاطمہ روتی ہوئی بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئیں، تو

---

(١) "المعجم الكبير" للطَبراني، باب الحاء، ر: ٢٦٣٢، ٣/ ٤٤.

(۲) "فتاوی رضویہ" "کتاب الطلاق، باب النسب، شرع مطہّر میں نسب باپ سے لیا جاتا ہے، ۱۰/۴۲۸۔

(۳) "حدائقِ بخشش" حصّہ دُوم، مصطفی جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام، ص۳۰۹۔

رحمتِ عالمیان ﷺ نے دریافت فرمایا: «يَا بُنَيَّةُ مَا يُبْكِيكِ؟» "اے میری پیاری بیٹی کیوں روتی ہو؟" حضرت فاطمہ نے عرض کی کہ میں کیوں نہ روؤں ؟کفّار کا ایک گروہ اس بات پر لات، عُزیٰ اور مَنات کی قسمیں کھا رہا ہے، کہ آپ (حضور) ﷺ کو دیکھتے ہی شہید کر دیں گے! اور ان میں کوئی شخص ایسا نہیں جو آپ ﷺ کو شہید کرنے کے درپَے نہ ہو! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «يَا بُنَيَّةُ ائْتِنِي بِوَضُوءٍ!» "اے میری پیاری بیٹی! میرے پاس وضو کا برتن لے کر آؤ" پھر حضور نبیٔ کریم ﷺ نے وضو فرمایا، اور مسجد کی طرف تشریف لے گئے، جب کفّارِ قریش نے رسولِ اکرم ﷺ کو دیکھا تو (بے اختیار) یہ بول اٹھے کہ "یہ رہے وہ (محمد)" پھر اُن کے سر جھک گئے، اور ان کی ٹھوڑیاں ساقط ہو گئی، یہ اپنی آنکھیں تک اوپر نہ اٹھا سکے، رسول اللہ ﷺ نے ایک مٹھی میں خاک لے کر ان پر ماری اور فرمایا: «شَاهَتِ الْوُجُوهُ» "چہرے بگڑ گئے!" لہٰذا جس جس شخص کو (اُس دن) تاجدارِ رسالت ﷺ کے دستِ مبارکہ سے کوئی کنکر لگا، وہ غزوۂ بدر کے دن حالتِ کفر میں قتل ہوا"[1]۔

اِیثار و سخاوت

سرورِ دو جہاں ﷺ کی لاڈلی شہزادی حضرت سیّدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصفِ اِیثار و سخاوت بھی اَوجِ کمال پر تھا، آپ کے دَر پر آنے والا کوئی سائل خالی ہاتھ نہیں لَوٹتا تھا، اور بظاہر تنگدستی کے باوُجود خُوب صدقہ و خیرات فرماتیں، حضرت سیّدنا

---

(١) "مستدرَك الحاكم" كتاب الطهارة، وأمّا حديث عائشة رضي الله تعالى عنها، ر: ٥٨٣، ١/ ٢٦٨. [قال الحاكم:] "هذا حديثٌ صحيحُ الإسناد". [وقال الذهبي:] "صحيحٌ".

زید بن علی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ "رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی شہزادی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا، اپنا مال بنوہاشم اور بنو مطلب پر صدقہ کر دیا کرتیں "[1]۔

گھریلو کام کاج کی تقسیم

حضور نبیٔ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے سیّدہ بی بی فاطمہ اور حضرت سیّدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہما کے مابین گھریلو کام کاج تقسیم فرما دیے تھے؛ تاکہ کسی ایک فرد پر سارا بوجھ نہ پڑے، اور گھریلو اُمور کو احسن انداز سے انجام دیا جا سکے، حضرت سیّدنا ضَمرَہ بن حبیب رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: «قَضَى رَسُولُ الله ﷺ عَلَى ابْنَتِهِ فَاطِمَةَ بِخِدْمَةِ الْبَيْتِ، وَقَضَى عَلَى عَلِيٍّ بِمَا كَانَ خَارِجاً مِنَ البَيتِ مِنَ الخِدمَةِ»[2] "رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اُمورِ خانہ داری (مثلاً چکی پیسنا، کھانا پکانا اور جھاڑو وغیرہ لگانا) اپنی شہزادی فاطمہ کے سپرد فرمائے، اور گھر سے باہر کے کام (مثلاً بازار سے سودا سلف لانا اور اونٹ کو پانی پلانا وغیرہ) حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ذمّہ لگا دیے"۔

گھریلو کام کاج کی ذمّہ داری

دُخترِ رسول حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے گھریلو کام کاج کے حوالے سے اپنی اس ذمہ داری کو نہایت خُوش اُسلوبی سے انجام دیا، اس اَمر کا ذکر کرتے ہوئے حضرت سیّدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: «وَكَانَتْ أَحَبَّ أَهْلِهِ إِلَيْهِ، وَكَانَتْ عِنْدِي فَجَرَّتْ بِالرَّحَى حَتَّى أَثَّرَتْ بِيَدِهَا، وَاسْتَقَتْ بِالْقِرْبَةِ حَتَّى أَثَّرَتْ فِي نَحْرِهَا، وَقَمَّتِ الْبَيْتَ حَتَّى اغْبَرَّتْ ثِيَابُهَا، وَأَوْقَدَتِ

---

(١) "السنن الكبرى" للبَيهقي، كتاب الوقف، باب الصدقات المحرمات، ٦/ ١٦١.

(٢) "مصنَّف ابن أبي شَيبة" كتاب أقضِية رسول الله ﷺ، ر: ٢٩٠٦٩، ٦/ ١٠.

الْقِدْرَ حَتَّى دَكِنَتْ ثِيَابُهَا، وَأَصَابَهَا مِن ذَلِكَ ضُرٌّ»[1] "حضرت فاطمہ ﷞ حضور نبیٔ کریم ﷺ کو اپنے اہل وعیال میں سب سے زیادہ محبوب تھیں، وہ میری زَوجیت میں تھیں، وہ چکّی چلایا کرتی تھیں جس سے اُن کے ہاتھ سخت ہوگئے تھے، وہ مشکیزے سے پانی بھر کر لایا کرتی تھیں، جس سے اُن کی گردن پر نشان پڑ گئے تھے، وہ گھر میں جھاڑو دیا کرتی تھیں، یہاں تک کہ ان کے کپڑے غبار آلود ہوجاتے، وہ ہنڈیا کے نیچے آگ جلایا کرتی تھیں، جس سے اُن کے کپڑے خراب ہوجایا کرتے، اور انہیں ایسا کرنے میں مشکل بھی پیش آتی تھی"۔

"تسبیح فاطمہ" کی تعلیم

ایک بار رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ غلام آئے، تو حضرت سیّدنا علی ﷛ نے سیّدہ فاطمہ ﷞ کو، رحمتِ عالمیان ﷺ سے اپنے لیے غلام مانگ لانے کا مشورہ دیا، اس غرض سے کاشانۂ اقدس پر حاضر ہوئیں، تو حضور نبیٔ کریم ﷺ کو نہ پایا، لہذا حضرت سیّدہ عائشہ ﷞ سے اپنے آنے کا سبب بیان کیا اور واپس تشریف لے آئیں، حضرت سیّدنا علی مرتضیٰ ﷛ فرماتے ہیں کہ "حضور ﷺ ہمارے پاس اس وقت تشریف لائے جب ہم سونے کے لیے بستر پر لیٹ چکے تھے، ہم اٹھنے لگے تو فرمایا: «مَكَانَكَ» "اپنی جگہ پر رہو!" حضور نبیٔ کریم ﷺ تشریف لائے، میرے اور سیّدہ فاطمہ زہرا ﷞ کے درمیان بیٹھ گئے، حتی کہ میں نے حضور ﷺ کے قدم کی ٹھنڈک اپنے پیٹ پر محسوس کی، رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: «أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ؟ إِذَا

---

(١) "سنن أبي داود" كتاب الأدب، باب في التسبيح عند النوم، ر: ٥٠٢٤، ٥/ ٤٩١.

أَوَيْتُمَا إِلَى فِرَاشِكُمَا، أَوْ أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا، فَكَبِّرَا ثَلاَثاً وَثَلاَثِينَ، وَسَبِّحَا ثَلاَثاً وَثَلاَثِينَ، وَاحْمَدَا ثَلاَثاً وَثَلاَثِينَ، فَهَذَا خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ»[1] "کیا میں تمہیں خادِم سے بہتر چیز نہ بتا دُوں؟ جب تم اپنے بستر پر (سونے کے لیے) آؤ تو ۳۳ بار "سبحان اللہ" پڑھ لو، اور ۳۳ بار "الحمد للہ" اور ۳۴ بار "اللہ اکبر" یہ عمل تمہارے لیے خادِم سے بہتر ہے"۔

مذکورہ بالا دونوں حدیثوں سے ہمیں یہ درس ملتا ہے، کہ گھریلو کام کاج کو ہرگز بوجھ نہیں سمجھنا چاہیے، اور اُمورِ خانہ داری کو بنیاد بنا کر گھر میں لڑائی جھگڑا سے اجتناب کرنا چاہیے، نیز وہ والدین جو گھریلو کام کاج کے باعث اپنی بیٹیوں کے سسرال کو ہدفِ تنقید بناتے ہیں، انہیں بھی چاہیے کہ اس سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کو پیشِ نظر رکھیں، اور اُس پر عمل کریں، کہ تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگر چاہتے تو اپنی شہزادی کی سہولت کے لیے خادِم عنایت فرما دیتے، لیکن مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تعلیمِ اُمت کے لیے ایسا نہ فرمایا، اور حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو "تسبیحِ فاطمہ" تعلیم فرمائی۔

دُنیوی مشکلات پر صبر کی تلقین

بحیثیت زوجہ سیّدہ بی بی فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نہایت صابر وشاکر خاتون تھیں، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انتہائی غربت اور مشکلات کے باوُجود ہمیشہ صبر کا دامن تھامے رکھا، کبھی اپنے شَوہر حضرت سیّدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے حرفِ شکایت اپنی زبان مبارک

(١) "صحيح البخاري" كتاب الدعوات، باب التكبير والتسبيح عند المنام، ر: ٦٣١٨، صـ١٤٩٧.

پر نہ لائیں، نیز خود سرورِ دو جہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے بھی حضرت سیّدنا علی مرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے اس اَمر کا کبھی شکوہ نہیں فرمایا، بلکہ ہمیشہ اپنی لاڈلی شہزادی کو صبر کی تلقین فرماتے رہے!۔

حضرت سیّدنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں، کہ ایک روز حضور نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم حضرت فاطمہ کے گھر تشریف لے گئے، آپ اس وقت اونٹ کے بالوں سے بنا ہوا موٹا لباس زیبِ تن کیے چکّی میں آٹا پیس رہی تھیں، سرورِ کونین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی اُن پر نظر پڑی تو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے، سرکارِ دو جہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے صبر کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا: «يا فاطمة! تجرعي مرارة الدنيا لنعيم الأبد»[1] "بیٹی فاطمہ! دنیا کی تنگی پر صبر کرو؛ تاکہ (تمہیں) جنّت کی اَبدی نعمتیں حاصل ہوں"۔

آج ہماری بہو بیٹیوں کو چاہیے کہ حضرت سیّدہ بی بی فاطمہ زہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی سیرتِ مبارکہ کا مطالعہ کریں، ان کے نقشِ قدم کی پیَروی کریں، گھریلو کام کاج سے تنگ آکر کبھی حرفِ شکایت زبان پر نہ لائیں، بلکہ صبر کریں؛ کہ صبر کے بدلے بروزِ قیامت جنّت کی اَبدی نعمتیں حاصل ہوں گی! البتہ اگر شوہر بے جا مار پیٹ کرتا ہو، نان نفقہ (خرچہ وغیرہ) نہ دیتا ہو، یا عورت کے دیگر حقوق ادا نہ کرتا ہو، تو عورت عزت واحترام اور ادب کے ساتھ اپنے جائز حقوق کا مُطالبہ کر سکتی ہے، کہ اس میں شرعًا کوئی حرج نہیں۔

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ سب سے پہلے شرفِ ملاقات

حضرت سیّدہ بی بی فاطمہ زہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو یہ شرف بھی حاصل ہے، کہ سرکارِ دو جہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری کے بعد سب سے پہلے آپ کا وصال شریف ہوا، اور

---

(١) "إحياء علوم الدين" كتاب الفقر والزهد، بيان تفضيل الزهد فيما هو من ضروريات الحياة، ٤/ ٢٣٣.

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا مصطفی جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَالِہٖ وَسَلَّم سے جاملیں، اور اس اَمر کی پیشگی خبر خود رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَالِہٖ وَسَلَّم نے سیّدہ فاطمہ کو دی، اُم المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَالِہٖ وَسَلَّم نے حضرت فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا سے ارشاد فرمایا: «إِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِي لُحُوقاً بِي!»[1] "میرے اہل وعیال میں، تم سب سے پہلے مجھ سے آملو گی!"۔

وِصال شریف

اپنے باباجان رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَالِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری کے بعد، حضرت سیّدہ فاطمہ زہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا حضور نبئ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَالِہٖ وَسَلَّم کی یاد اور فراق میں اکثر بے چین رہا کرتیں، اور بالآخر رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَالِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری کے تقریباً چھ ۶ ماہ بعد ۳ رمضان المبارک کو، حضرت سیّدہ بتول زہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا بھی اس جہانِ فانی سے رخصت ہوگئیں، وصال شریف کے وقت آپ کی عمر شریف اٹھائیس ۲۸ برس تھی[2]۔

نمازِ جنازہ کس نے پڑھائی؟

حضرت سیّدہ بی بی فاطمہ زہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کی نمازِ جنازہ کس نے پڑھائی؟ اس بارے میں اختلاف ہے، **ایک قول** یہ ہے کہ آپ کی نمازِ جنازہ حضرت سیّدنا علی مرتضیٰ

---

(۱) "فضائل الصحابة" للإمام أحمد، فضائل فاطمة بنت رسول الله ﷺ، ر: ١٣٤٥، ٢/ ٧٦٤. و"صحيح مسلم" كتاب الفضائل الصحابة رضي الله تعالى عنهم، باب فضائل فاطمة بنت النّبي ﷺ، تحت ر: ٢٤٥٠، الجزء ٧، صـ١٤٣.

(۲) انظر: "تاريخ دِمشق" لابن عساكر، باب ذكر بنيه وبناته عليه الصلاة والسلام وأزواجه، ٣/ ١٢٨. و"مرقاة المفاتيح" كتاب المناقب والفضائل، تحت ر: ٦١٣٨، ١٠/ ٥١٣. و"مدارج النبوّت" قسم ۵، باب ۱، وصل دخترانِ آنحضرت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَالِہٖ وَسَلَّم، ذکر وفات فاطمہ... الخ، الجزء ۲، ص۴۶۱۔

رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پڑھائی[1]، **دوسرا قول** ہے کہ حضرت سیّدنا عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پڑھائی[2]، جبکہ **تیسرا** اور صحیح قول یہ ہے کہ سرورِ کونین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی لاڈلی شہزادی سیّدہ فاطمہ زہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی نمازِ جنازہ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پڑھائی[3]۔

مزارِ پُرانوار

مختار قول کے مطابق حضرت سیّدہ فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا مزارِ پُرانوار مدینہ منوّرہ کے مشہور قبرستان "جنّت البقیع" میں ہے[4]۔

---

(١) انظر: "الطبقات الكبرى" لابن سعد، ذكر بنات رسول الله ﷺ، ٤٠٨٩- فاطمة بنت رسول الله ﷺ، ٦/ ٢١. و"مرقاة المفاتيح" كتاب المناقب والفضائل، باب مناقب أهل بيت النبي ﷺ، تحت ر: ٦١٣٨، ١٠/ ٥١٣.

(٢) دیکھیے: "مدارج النبوّت" قسم ۵، باب ۱، وصل دخترانِ آنحضرت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم، ذکر وفات فاطمہ ...الخ، الجزء ۲، ص۴۶۱۔

(٣) انظر: "الطبقات الكبرى" لابن سعد، ذكر بنات رسول الله ﷺ، ٤٠٨٩- فاطمة بنت رسول الله ﷺ، ٦/ ٢١. و"حلية الأولياء" ميمون بن مهران ...إلخ، ر: ٤٨٩٥، ٤/ ١٠٠. و"السنن الكبرى" للبَيهقي، كتاب الجنائز، باب من قال الوالي أحق بالصلاة على الميّت من الولي، ٤/ ٢٩. و"الرياض النضرة في مناقب العشرة" الفصل ٩: في خصائصه، الجزء ١، صـ١٧٦. و"كنز العمال" حرف الميم، كتاب الموت من قسم الأفعال، صلاة الجنائز، ر: ٤٢٨٥٦، ١٥/ ٣٠٣.

(۴) دیکھیے: "مدارج النبوّت" قسم ۵، باب ۱، وصل دخترانِ آنحضرت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم، ذکر وفات فاطمہ ...الخ، الجزء ۲، ص۴۶۱۔

دعا

اے اللہ! ہمیں خاتونِ جنّت کی سیرت پر عمل کی توفیق عطا فرما، ان سے سچی محبت نصیب فرما، ہماری ماؤں بہنوں کو سیّدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شرم وحیا سے وافر حصہ عطا فرما، حضرت بتول زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرح مشکلات اور مَصائب پر صبر کا جذبہ عنایت فرما، ہر حال میں خوش رہنے کی سوچ عطا فرما، قناعت کی دَولت عطا فرما، مسلمان خواتین کو اپنے شَوہروں کی ناشکری سے بچا، ہمیں اپنی بہو بیٹیوں کو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سیرت پر عمل کی سوچ عطا فرما، اہلِ بیت کا ادب واحترام کرنے کی توفیق عطا فرما، اور ان کی بے ادبی اور گستاخی سے محفوظ فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.